Grams : Sharafuddin - Jeddah
Telephone : 691620

عبد الصمد شرف الدين

ABDUS-SAMAD SHARAFUDDIN
P. O. Box No. 651
JEDDAH
Saudi Arabia

بسم الله الرحمن الرحيم

Grams : Qayyimah - Bhiwandi
Telephone : 8588

الدار القيمه، بهيونڈی، بومبای (الهند)

Ad-Darul-Qayyimah
Bhiwandi, Bombay (India)

جدة اتوار ۱۲ جمادی الثانیہ ۱۴۰۵ھ (۳ مارچ ۸۵)

عزیزی جناب سکندر بخت عمران (مسافر) صاحب سلمہ اللہ کراچی

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ آپ کا نوازش نامہ مؤرخہ ۲۵ جمادی الاولیٰ ملا کر باعث صد مسرت ہوا اور پچھلی کل یاد تازہ ہوگئی۔ یاد آوری کا شکریہ۔ آپ میرے حالات دریافت کر رہے ہیں۔ الحمد للہ ہر طرح خیریت ہے، اور اب اس طویل سفر کو ختم کر کے میدان آخرت قدم رکھنے کا وقت آ ہی گیا ہے، اور وہیں پر آبائی گھر ہے۔ یہ تو عارضی قیام گاہ تھا جو ہر قسم کی آزمائشات سے پر تھا۔ یہ مقام عمل ہے مقام حساب نہیں ہے۔ کل حساب ہی حساب ہے عمل مطلق نہیں۔

آپ میری حقیر زندگی کو بہت بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں، حالانکہ من آنم کہ من دانم۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ اللہ رب العالمین نے بہت حد تک علم و ایمان و عمل صالح کی بیش بہا توفیق سے عمر بھر نوازا اور نواز رہا ہے، اور بغیر اس کی توفیق کے بندہ ہرگز نیک ہی نہیں ہو سکتا۔ وما کنا لنھتدی لولا أن هدانا الله۔

اس دنیائے دنی میں رہتے ہوئے جہاں انسان ہر قسم کے حیات الدنیا کی بیشمار خدا فراموش لذات و کششہائے گوناگوں میں مبتلا رہتا ہے، ہم کو بچانے والی اور راہ راست پر قائم رکھنے والی صرف ایک ہی شئی ہے، اور وہ ہے ایمان باللہ اور ایمان بالآخرۃ۔ اور یہ ایمان نہیں ہے مگر بالعمل یعنی صالحات اور حسنات سے معمور رہنا، اور فسق و فجور اور سیئات سے محفوظ رہنا۔

ان تمام اعمال حسنات کی کل باگ ڈور اللہ تعالیٰ نے کمال حکمت سے، اگر پوچھئے تو صرف ایک ایسے عمل میں رکھ دی ہے جو سارے دیگر اعمال کی کلید اعظم ہے، اور جس کے بغیر انسان ہرگز ہرگز نہ دنیا (اور نہ آخرت میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اور وہ ہے نماز اور اقام الصلوٰۃ۔ یعنی نماز کو کما حقہ عمر بھر ادا کرتا رہے۔ اور دل و جان سے اسے اس طرح بجا لاتا رہے کہ جس طرح ہادی اسلام نے بجا لا کر بتا فرماتے رہے کہ "صلوا كما رأيتموني أصلي"، کہ نماز ایسی پڑھو جیسی کہ تم مجھے پڑھتے ہوئے دیکھ رہے ہو۔ یہ معیاری نماز کل کامیابی کا راز، اور کل خیر و برکات کا اصل سرچشمہ ہے، کہ نہ رہے نماز اور نہ رہے اسلام و ایمان۔ جس کسی نے اسے ضائع کر دیا البتہ اس نے اپنا کل دین ضائع کر دیا، اور آخرت میں کنگال و مفلس، نہتا اور ناکام ہو کر رہ گیا۔

اگر میری کامیابی کا راز پوچھتے ہیں تو وہ اسی قیام نماز اور حفاظت نماز میں مضمر ہے اور بس۔ ورنہ مجھ
اللہ کی بے بہا توفیق ہے کہ جس سے یہ بندہ اس میدان میں کامران بعد کامیاب نظر آ رہا ہے۔

بسم اللہ

1- شیخ عبد الصمد شرف الدین

Introduction by Faisal Naval

بے شک تمام تعریف و حمد اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے لیے ہے جو خالقِ کائنات ہے۔

وحدہٗ لاشریک ہے۔ غفور الرحیم ہے۔ جس کی ہم جتنی تعریف و حمد کریں کم ہے۔ وہ تو ایسا کامل ہے جیسی اس نے اپنی تعریف خود کی ہے۔ اللّٰھم صلی وسلم و بارک علی نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

میں آج اللہ کے ایک بندے شیخ عبد الصمد شرف الدین کے بارے میں ان کی زندگی کے مختصر حالات درج کرتا ہوں۔ جن کی تصانیف شائع کر رہا ہوں۔

عبد الصمد شرف الدین کی پیدائش 1901 میں شہر بھیونڈی میں ہوئی اور ان کی وفات 1996 میں پونہ شہر میں ان کی بیٹی کے گھر میں ہوئی یعنی وہ 95 سال کی عمر میں رحلت فرما گئے
انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللّٰھم اغفر لہ و ارحمہ۔

ان کے آباؤ اجداد عمان (Oman) سے تشریف لائے۔ عمان سے آنے والوں میں پہلے بزرگ کا نام شیخ محمد علی تھا اور عبد الصمد شرف الدین ان کی ساتویں پشت میں سے تھے۔ عمان سے آنے والے پہلے [illegible] (وسئی بسین) اور بھیونڈی کے اطراف کے گاؤں میں بس گئے جن میں سے ایک گاؤں بھیونڈی تھا
قدیم زمانے سے بھیونڈی اور عرب ممالک میں تجارتی تعلقات رہے ہیں۔ جب عبد الصمد شرف الدین کے والد یعنی شرف الدین عمر بھیونڈی کا کپڑا سعودی لے جاتے اور سعودی سے عربی کتابیں زیورات کا [illegible] اور [illegible] شہد لاتے۔
اسی طرح عربوں اور کوکنیوں سے تجارتی تعلقات بڑھتے رہے۔
اس کے بعد شرف الدین ان کی فیملی کے ساتھ بمبئی میں آبسے اور محمد علی روڈ پر ان کی رہائش گاہ بھی تھی اور اسی First Floor پر ان کا آفس بھی تھا اور نیچے ground floor پر ان کی دکان تھی۔ جہاں پر انہوں نے printing press بھی لگایا تھا جو 1939 میں [illegible] جو شرف الدین اینڈ سنز کے نام سے Sharfuddin & Sons مشہور ہوا۔ جو آج بھی ان کے پوتے محمد شرف الدین کے نام سے چلا رہے ہیں۔ جہاں پر چھپائی، کتابوں اور شہد کا کاروبار کرتے ہیں اور ساتھ جوتوں کا بھی۔ ماشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے۔
شرف الدین کے تین بیٹے تھے۔ عبد الصمد، عبد الحلیم اور خلیل۔ سب ہی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اللّٰھم اغفر لھم جمیعاہ

تعلیم:- عبد الصمد شرف الدین نے مراٹھی میڈیم سے ~~وسٹ~~ S.S.C جو پہلے میٹرک کہلاتی تھی جس میں گیارھویں تک تعلیم ہوتی تھی ~~[illegible]~~ میں First Position میں پاس کی جس میں انہیں سائنٹفک انعام میں ملا۔

اور پھر انھوں نے J.J. School of Arts سے Fine Art کی ڈگری لی۔ الحمدللہ
لیکن انکے والد نے ان کے لئے کچھ اور ہی سوچا تھا وہ انھیں عالم و فاضل بنانا چاہتے
تھے۔ لہٰذا اس دور کے عالم دین محمد سعودی صاحب سے انھیں عربی تعلیم دلائی
اور بعد میں انھوں نے مدینہ یونیورسٹی اور جامعہ ازہر اور پھر حرم شریف میں
علماء سے 4 سال تک علم دین حاصل کیا اور اس طرح ان کی زندگی میں زبردست
change آیا۔

پھر وہ سکون کی تلاش میں 1954 میں بمبئی کی گہما گہمی اور شور و غل والے
علاقے کو چھوڑ کر اپنے آبائی وطن بھیونڈی کے ایک غیر آباد علاقے میں سکونت پذیر
ہوئے۔ وہاں انھوں نے دار لقیبہ مسجد کی بنیاد ڈالی جس کی جگہ ان کی ماں زبیدہ خاتون
نے مسجد بنانے کے ارادے سے انھیں ھدیہ میں دی۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو
زبیدہ خاتون کے لئے صدقۂ جاریہ اور ثواب جاریہ بنائے اور عبدالعزیز شرف الدین
اور ان کی نسلوں کو بھی جو مسجد کا کام سنبھالتے آئے ہیں جیسے ان کے بیٹے عبدالواحد
نے اس مسجد کو نئے سرے سے بنایا اور ~~عبدالماجد~~ ان کے چھوٹے بیٹے عبدالماجد
نے بھی تبلیغ کا کام کیا۔ پھر ان کے پوتوں نے بھی اور آنے والی نسلوں کو بھی جو
مسجد کا کام کریں ان سب کے لئے ثواب و اجر کا باعث بنائے۔ (آمین)

انکا (عبدالعزیز شرف الدین) کا یہ خیال تھا کہ میں ایسا کچھ کام کروں جو دنیا
اور آخرت دونوں میں نجات کا باعث بنے۔ ذریعہ معاش کا بھی ذریعہ ہو لہٰذا
انھوں نے وہاں Qayyimah Press کی بنیاد ڈالی جو ان کا آبائی پیشہ بھی تھا
جہاں سے عربی انگلش اور دینی کتابوں کی اشاعت ہوتی۔ ان کی مشہور تصانیف
تحفۃ الاشراف اور معجم المفہرس میں جو اب بھی مدینہ یونیورسٹی میں پڑھائی جاتی
ہیں۔ انھوں نے بھیونڈی میں شرک جیسی گناہ عظیم کے خلاف کافی جدوجہد
کی اور عرس اور میلے کے خلاف وہاں کے لوگوں میں کافی سدھار کیا۔

آخر میں انھوں نے 1987 میں اقصیٰ گرلز ہائی اسکول کی بنیاد رکھی جو توحید
پر رکھی گئی۔ اسکول نے کافی ترقی کی اور اس کی کافی Branches وجود میں آئیں
الفرقان اسکول، اقصیٰ Women college اور مریم اسکول وغیرہ۔ انھوں نے جو
توحید پر بنیاد رکھی تو اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہاں کے Management کو
وہاں کے staff کو اور وہاں کی طالبات کو اللہ تعالیٰ توحید پرست بنائے
اور وہ اسکول ان کے لئے اور ان کی آنے والی نسلوں کے لئے ثواب جاریہ
و صدقۂ جاریہ بنائے (آمین)

وہ کئی سالوں سے ہر سال سعودی سے ~~بھیونڈی~~ بھیونڈی رمضان کے مہینے میں
آتے اور ایک دو ماہ رہ کر پھر سعودی چلے جاتے۔ کئی سالوں تک انکا یہ معمول رہا

NOTES

اس طرح رمضان میں اپنی مسجد میں اعتکاف کرتے اور پھر سعودی جا کر الحمد للہ
کئی حج بھی نصیب ہوئے ماشاء اللہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے
آخری سال جب وہ انڈیا آئے تو پھر واپس سعودی نہ جا سکے۔ ان کی
طبیعت علیل رہی۔ پھر ادھر ایک سال پونہ میں اپنی بیٹی کے گھر رہے اور وہیں
پھر اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ انہیں ان کے گھر بھیونڈی لایا گیا۔ جس روز
ان کا انتقال ہوا وہ رمضان کا مہینہ، جمعہ کا دن اور 27 ویں شب تھی
الحمد للہ۔ ان کی نماز جنازہ انہیں کی قائم کی گئی مسجد الدار القیمہ
میں مختار احمد ندوی صاحب نے پڑھائی۔ سینکڑوں لوگوں کی آنکھیں اشک
سے پُرنم بھی تھیں۔ پھر انہیں تکیہ امانی خان عیدگاہ روڈ کے قبرستان میں
سپرد خاک کیا گیا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ ان کی قبر
کو نور سے منور کرے۔ قبر میں جنت کی کھڑکی کھول دے۔ جنت الفردوس
میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے اور جنت میں ہم سے ملائے
آمین ثم آمین یا ذا الجلال والاکرام یا رب العالمین یا ارحم الراحمین
اللھم صلِّ وسلِّم وبارک علیٰ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔
ربنا وتقبل دعا
السلام علیکم ورحمۃ اللہ

عمر کے ۸۴ سال کاٹ کر جب میں آخری سانس لینے کے قریب ہو گیا
ہوں، تو کل جہاں کو بطور آخری پیغام کے، اسی نماز کی وصیت کر کے مرنا
مناسب سمجھا۔ اس وصیت کو سید البشر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے فرمان
خصوصی سے اخذ کرتے ہوئے، ایک نہایت مختصر مگر نہایت جامع پیرائے میں
شائع کر دیا ہے۔ شاید اس سے بڑھکر اور اس سے مفید تر اور کوئی نصیحت نہیں ہو
سکتی تھی۔ کہ روزانہ بلا کم و کاست پانچ نمازوں میں سے ہر نماز کو ایک انسانی کارنامہ
انتہائی مصروف بنا دیتے ہو۔ جسکا عنوان یہ ہے "ایک زریں پیغام از ارشاد
خیر الانام محمد علیہ الصلاۃ والسلام" جسے میں نے ساتھ تین زبانوں میں ڈھال دیا ہے۔ جس کا
خلاصہ یہ ہے کہ ہر نماز کے وقت موت کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ!

بھلا سوچئے کہ ہماری نمازیں ایسی ہو جائیں، تو اس سے بڑھکر اپنے رب تعالیٰ سے
ملاقات کا اور کیا طریقہ ہو سکتا ہے، کہ جس سے مرتے ہی انسان ملاقی ہونے والا ہے،
اور پھر ہمیشہ کیلئے اسی کے پاس رہ کر ساری آخرت گزارنے والا ہے!

چند نسخے احباب کے لئے ارسال خدمت کر رہا ہوں۔ نیز رسالہ مسمی "احیائے
ملت کا مختصر فوری حل۔ تسویۃ الصفوف" جسمیں مسلمانوں کے جماعتی نظام کو کس
طرح نماز باجماعت بحال کر سکتی ہے بتلایا گیا ہے۔

پھر اقامۃ الصلاۃ کا سب سے بڑا رول کیا ہے اسے یاد رکھنا از حد ضروری ہے۔ اور وہ
عمل [illegible] یہ ہے کہ نماز، یعنی کھری اور سچی نماز انسان کو بیجا ڈر ہی نہیں، بلکہ ایک بہادر
سے بہادر غازی و مجاہد، ہر موسم وقت، بنا دیتی ہے، جو ہر موقعہ اور محل میں ہر قسم کے حالات
کا مردانہ مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہتا ہے، اور پیچھے ہٹنا نہیں جانتا۔ حالات جسقدر بھی خونخوار
و بھیانک ہو جائیں، وہ ان کا ڈٹ کر مقابلہ کریگا۔ چنانچہ کیا میں اور میری نماز، تاہم اسی
کی بھولی نماز سے ملی، آج تک عمر بھر ہر مشکل اور مصیبت کا مقابلہ کیا، اور کر رہا ہوں۔ اور یہ
کوئی میری خصوصیت نہیں، بلکہ ہر سچے نمازی کی خاص الخاص صفت ہے۔ اسلئے آج بھی مسلمانان
عالم اگر احیائے صلاۃ کو اپنا سکتے ہیں تو اپنے اسلاف کی طرح پھر سے دنیا کے مالک بن سکتے ہیں۔
اس میں ذرہ برابر بھی شک نہیں۔

اتفاقاً آج ہی بمبئی کی جمعیت اہلحدیث سے مجھے دعوت نامہ وصول ہوا ہے، جہاں اسی
ماہ مہینے کی ۲۳، ۲۴ کو دو روزہ اجلاس عام منعقد ہو رہا ہے، جہاں ملک کے علماء [illegible] حاضر ہونیوالے
ہیں۔ میں حاضر نہ ہو سکونگا، اسلئے آپکا اس خط کی نقل وہاں بھیج رہا ہوں تاکہ وہاں کے
لئے یہ پیغام اور یہی کتابچہ [illegible] ثابت ہو سکیگا۔ فقط عبد [illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

Cables: 'QAYYIMAH' BHIWANDI
Telephone: 8588

192, IDGAH ROAD
BHIWANDI, DT. THANE
BOMBAY (INDIA)

AD-DARUL-QAYYIMAH

FOR CLASSICAL AND MODERN
PRINTING, PUBLISHING & BOOK-SELLING
Specialised in Arabic

تلغرافيا : «قيمة» بيوندى
الـدار القيـمـة
للطباعة العلمية والحديثة
ونشر الكتب وبيعها
بيوندى - بمباى (الهند)

Our Ref. ٩٠/٤٣٢/٩٤

١٤١١/٤/٧ هـ
Dated ٩٠/١٠/٢٥

الموضوع - الطقوم الكاملة لثلاثة أجزاء من كتاب
" السنن الكبرى " للامام النسائى
رحمه الله

حضرة المكرم الفاضل السيد عدنان خليل باشا مساعد الأمين العام للثقافه و الاعلام حفظه الله

السلام عليكم و رحمة الله و بركاته وبعد

فقد استلمنا بيد الشكر خطابكم الكريم رقم ٤٥٩٠/٣١ والمؤرخ ١٤١١/٣/٢٧هـ بخصوص الموضوع أعلاه.

نحب أن نحيطكم علما بأن لدينا ألف و ثمانمائة (١٨٠٠) طقم كامل (لثلاثة الأجزاء الأولى - الأول والثانى والثالث) من كتاب السنن الكبرى للامام النسائى رحمه الله والتى يمكننا شحنها حالما تصلنا موافقتكم.

علما بأننا عرضنا على الرابطة سعر خمسة وعشرون (٢٥) ريالا فقط للجزء الواحد وذلك بدلا من سعر بيعنا المعتاد وهو ستون (٦٠) ريالا للجزء الواحد وذلك اذا ما قامت الرابطة بشراء الكمية ١٨٠٠ طقم وهذا طبعا أقل بكثير من سعر التكلفة لانه سوف يساعدنا فى المضى قدما لطبع و نشر الجزء الرابع والذى كنا أوقفنا طبعه للمضائقة المالية. وأن قيام الرابطة بشراء فقط جزء من هذه الكمية لا يحل الموضوع. كما نحب أن نوضح بأن السعر المذكور أعلاه (أى خمسة وعشرون ريالا للجزء الواحد) لا يشمل مصاريف الشحن والتأمين.

نأمل جديا بأن تقدروا ظروفنا و تفهموا وجهة نظرنا و تساعدونا فى محنتنا بتأييد طلبكم الكريم لكامل الكمية ١٨٠٠ طقم (للأجزاء الثلاثة الأول والثانى والثالث) من الكتاب المذكور لتمكيننا من بدء العمل لطباعة الجزء الرابع من هذا الكتاب وانجاز هذا العمل بسرعة.

كما توجد لدينا ٤٠ (أربعون) نسخة كاملة من كتاب " تحفة الأشراف للعلامة المزى رحمه الله بسعر رخيص جدا (أى فقط بمائة و خمسة و سبعون ريالا وهذا سعرا خاصا لمن يشترى الكمية ٤٠ نسخة.

منتظرين افادتكم بالايجاب و نشكركم لكريم تعاونكم و السلام عليكم و رحمة الله و بركاته.

المخلص عبد الصمد شرف الد[ين]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Grams : Sharafuddin - Jeddah
Telephone : 691620
عبد الصمد شرف الدين
ABDUS-SAMAD SHARAFUDDIN
P. O. Box No. 651
JEDDAH
Saudi Arabia

Grams : Qayyimah - Bhiwandi
Telephone : 8588
الدار القيمه ، بهيونڈى ، بومباى (الهند)
Ad-Darul-Qayyimah
Bhiwandi, Bombay (India)

جدہ بدھ ۹ جون ۱۹۸۲ء

عزیزی عبدالواحد سلمہ اللہ لندن السلام علیکم ورحمۃ اللہ

کل ایک مفصل خط روانہ کر چکا ہوں۔ آج تمہارے لندنی خط کا آخری ٹکڑا موضوع بحث ہے۔ وہ ٹکڑا یہ ہے:

"موسم دلچسپ ہے، لوگ دلچسپ ہیں، جگہ دلچسپ ہے۔ صدیوں سے یورپ اور انگلینڈ کا سنتے رہے تھے۔ آج مشاہدہ کیا، اور اللہ کی شان و کبریائی کا مظاہرہ ہوا۔ سبھوں کو مزہ آرہا ہے"۔

جی ہاں، یہی تو وہ طلسم ہوشربا ہے جس سے بچنے کو اللہ تعالی پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ
اِنَّ وعد اللہ حق فلا تغرنکم الحیوۃ الدنیا ولا یغرنکم باللہ الغرور (سورۃ لقمان و فاطر)۔

اس حیات الدنیا کو آج حد درجہ سجانے والے یہی اہل یورپ و امریکہ ہیں جو حیات الآخرت سے بالکل کورے اور بے نصیب ہیں۔ جنہوں نے دنیا بھر کی آنکھوں کو خیرہ اور مسخر کر رکھا ہے اور کیا اہل عرب اور کیا اہل عجم سب یورپ پر مرتے ہیں، اور یورپ جا جا کر من کی مرادیں پوری کرتے رہتے ہیں۔ سچ ہے، حیات الدنیا کس کو پسند نہیں ہے؟ اللہ تعالی نے اسے بیحد عجیب اور پسندیدہ بنا رکھا ہے، اور اسے کہہ بھی دیا ہے، اور پھر اس سے باز رہنے کی بھی تاکید کر دی ہے۔ کیونکہ بندے کا مدعا حیات الآخرت کا حصول اور وہاں کی کامیابی ہے، نہ کہ اس دنیا کو بسانا اور معمور کرنا ہے، بلکہ یہاں سے صرف بقدر ضرورت چیز لی جائے، اور بقیہ کو نظر انداز کیا جائے۔

جب ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ کی حالت زار دیکھی تو رو دئے۔ آپ نے پوچھا کہ کیوں روتے ہو، تو کہا روؤں نہیں تو کیا کروں۔ آپ اللہ کے برگزیدہ بندے ہیں اور آپ کی یہ حالت نہ کچھ کھانے کو ہے نہ بچھانے کو، اور اس کے مقابلہ میں قیصر و کسری مال و دولت میں لوٹ پوٹ رہے ہیں۔ آپ اس پر آپ نے عمر کو ڈانٹ کر کہا کہ اے خطاب کے بیٹے! کیا تو شک میں ہے؟ آج یہ عیش و عشرت ان کے لئے ہے، اور کل کو ہمارے لئے نہیں ہے؟ حضرت عمر سمجھ گئے اور جب تخت کسری فتح ہو کر سامنے آیا تو رو دئے۔
تم سے پہلے خلیل چچا کو بھی یورپ انگلینڈ بہت پسند آیا تھا اور وہیں دفن ہو گئے۔ اسی طرح آیا اور کمران صاحب کو بھی اور اکبر دادا عبداللہ نصیف، اور دیگر سعودی حضرات یورپ کی سیر کو آتے جاتے رہتے ہیں۔

ہمارا فرض تو یہ ہے کہ ہم اس ظاہری زرق و برق رونق و ترقی سے ذرہ برابر
بھی مرعوب نہ ہوں، بلکہ سارے یورپ کو بھلائی ہوئی آخرت کی یاد دلائیں، اور
دنیا کو کم کر کے آخرت طلب کرنیکی دعوت دیں۔ سب کے سب موحّد اور متقی بن کر نمازیں
پڑھیں اور خدا سے ڈریں اور ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ رہیں۔

یوروپ پہنچکر اگر ہم انکے گرویدہ ہو گئے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
کو چھوڑ دیا تو ہم کہیں کے نہ رہے۔ اور اس سے بچنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ یہ لوگ
تو خدا کو بھول کر اسقدر اعلی درجہ کے دنیا پرست ہو گئے ہیں کہ دنیا کے خاطر کبھی
جھوٹ نہیں بولتے اور دھوکہ نہیں دیتے، یہاں تک کہ سب لوگ کہتے ہیں کہ یہ لوگ
صحیح معنی میں مسلمان ہیں اگرچہ اسلام نہیں لائے، اور ہم لوگ کافر ہیں
اگرچہ مسلمان ہیں۔

تو یہ بات بالکل غلط ہے۔ یہ لوگ محض دنیاداری کے لحاظ سے بہت ایمانداری کے
چلا رہے ہیں، حالانکہ ایمان و تقوی کو چھوڑے ہوئے ہیں اور جہنم کے شکار ہیں۔
اور ہم لوگ ایمان و اسلام کے تقاضوں سے اتنے دور ہو چکے ہیں کہ یہ لوگ
ہمسے ہزار گنا اچھے نظر آتے ہیں۔ ہم بھی حقیقت سے دور ہیں اور یہ بھی۔
سفر یورپ کا یہ ایک بڑا سبق ہے جو یورپ پہنچ کر سیکھنے کے
قابل ہے۔ اور یہ مسئلہ حیات الدنیا اور حیات الآخرت اور ایک کو اختیار
کر کے اُسکو چھوڑنا آج کا نیا مسئلہ نہیں ہے، بلکہ باوا آدم کے زمانے سے چلا آرہا ہے۔
اللہ سب کو صحیح علم و نظر دے اور توفیق اور الہام سے نوازے۔

فتنۂ دجّال کی بھی یہی داستان ہے، جو کافر ہونے کے باوجود اسے لوگ
خدا کہینگے اور پوجینگے۔ فاعتبروا یا اُولی الابصار!

فقط

ad-Darul-Qayyimah, Bhiwandi, October 4, 1977

The Honourable Mr. Morarji Desai
The Prime Minister of India
New Delhi

I beg to confirm my letter dated 17th September last, forwarded to your honour with the enclosures, through Shri Mustafa Fakih. As I am due to leave today for Jeddah, I should like to address a few further lines as under.

I have taken the liberty to speak to you on the rather unusual subject of God, our Maker, and mankind's need to bow before Him whole-heartedly. A subject, no doubt, quite unknown, or I should say, diametrically opposed, to the established system of Secular Democratic government in this country, of which you happen to be the head.

Though sounds strange indeed, yet it is an urgent MUST. So urgent in fact, that to ignore it would be certainly criminal. Both of us being plain human beings after all, destined to appear Tomorrow before God, we are perfectly entitled to exchange our thoughts on such a vital subject.

You might have noticed that what I am talking about God, and about direct One God Worship, is quite different from the hackneyed conceptions of God, as found in Hinduism, for instance or in Christianity, and such other faiths. I am talking about the One-way Straight Path of pure practical Monotheism; with a dead-certain, Emminent Hereafter, consisting of Perpetual Hell and Heaven. It is, in short, Islam itself—the only religion with God.

Muslim masses in general have themselves degenerated from this Iron Straight Path, in many respects. You may truly question, therefore, my right to come to you with this proposal. Certainly, the God of even Justice is not going to pardon their negligence at all. May be, however, non-Muslims could surpass them, and even lead them to where they should belong.

All the same, it is just possible that, should we accept this Straight Path, we might very well convert our present Secular system of government into a grand Godly system, on the lines such as followed by Abu Bakr and 'Umar the great. An unmatched system of government in human history, for which even Gandhiji had so eagerly longed for our India.

Since my original article, A FAITHFUL TRUE STORY OF BIRTH-CONTROL, forms the foundation stone of my call and proposal, I have got it recomposed and reprinted here again. I am sending you a few copies along witn these of IDOL-WORSHIP V/S GOD-WORSHIP, 1977 edition. These are for the use of high-ranking authorities and officials with you there. In particular for Mrs. Indira Gandhi. and Mr. Jagjivan Ram. Looking forward to your free and frank communications at Jeddah or here.

Till we meet,

Yours most sincerely,

Abdus-Samad

(Abdus-Samad Sharafuddin)